مجالس
صدوق
(امالی شیخ صدوقؒ)
تالیف
الشیخ الصدوق بن بابویہؒ
ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین القمی
متوفی سال 381 ہجری
ادارہ تعلیم و تربیت لاہور

اغا ناصر دیوجالی

مجالس صدوق

(ترجمہ امالی شیخ صدوقؒ)

تالیف

الشیخ الصدوق بن بابویہؒ

ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین القمی

متوفی سال 381 ہجری

ناشر

ادارہ تعلیم و تربیت لاہور

نام کتاب .... مجالس صدوق

مصنف .... شیخ صدوقؒ

ترجمہ وترتیب .... سید ذیشان حیدر زیدی

کمپوزر .... محمد وقاص جاوید

ناشر .... ادارتعلیم وتربیت، لاہور

ملنے کا پتہ

مکتبہ الرضا

8 بیسمنٹ میاں مارکیٹ غزنی سٹریٹ اُردو بازار، لاہور۔

فون نمبر۔ 042-7245166

فہرست

کی تختی نہیں کی گی اور امیر المومنینؑ (ہارون رشید) کا ارادہ بھی اِن کے ساتھ برائی کا نہیں ہے ہمیں ان کی قدر و منزلت اور فضیلت سے کسی طرح کا خوف نہیں حالانکہ لوگ اِن کے بارے میں مبالغہ سے کام لیتے ہیں اِس پر امام عالی مقامؑ نے اپنے سر کو اٹھایا اور فرمایا کہ جو کچھ میری فضیلت و کرامت کے بارے میں کہا جاتا ہے حق ہے میں تمہیں اِس کی پہلے ہی اطلاع دیتا ہوں کہ مجھے فرمایا انگور کے نو دانوں میں زہر ڈال کر دیا جائے گا جس کے کھانے سے اگلے روز میرے جسم کی رنگت سبز ہو جائے گی اور پھر اُس سے اگلے روز میں وفات پا جاؤں گا یہ سن کر سندی بن شاہک خوف سے کانپنے لگ گیا اور اس طرح مضطرب ہو گیا جیسے درخت کی شاخیں ہوا میں مضطرب ہو جاتی ہیں۔

۴۔ ثابت بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے امام زین العابدینؑ سے خدا کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا خدا مکان رکھتا ہے تو امامؑ نے فرمایا کہ خدا اِس سے بلندتر ہے ثابت کہتے ہیں میں نے پوچھا کہ پھر وہ کیوں اپنے نبی کو آسمان پرلے کر گیا فرمایا تا کہ جو کچھ عجائبات ہیں وہ اُن کا مشاہدہ کریں اور ملائکہ سے ملیں ثابت بن دینار کہتے ہیں، میں نے پوچھا تو پھر خدا کے اس قول کے کیا معنی ہوئے'' کہ وہ اس قدر نزدیک ہوا کہ باندازہ دو کمانوں کا فاصلہ تھا'' امامؑ نے فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ رسولؐ خدا پردۂ نور کے اسقدر نزدیک ہوئے کہ فرشتوں کے رہنے کی جگہ کو دیکھا اور بادشاہی دیکھی اور زمین اور عرش کی بادشاہی کے درمیان فاصلے کا خود مشاہدہ کیا

صلوات ہو ہمارے نبیؐ پر اور ان کی آلؑ پر۔

☆☆☆☆☆

مجلس نمبر 30

(دس محرم الحرام 368ھ)

(یہ مجلس جنابِ صدوق نے مقتلِ حسینؑ میں پڑھی)

مجلس
مجلس عاشور

۱۔ امام علی بن حسینؑ نے فرمایا کہ جب معاویہ کی موت کا وقت آیا تو اُس نے اپنے بیٹے یزید کو بلایا اور کہا کہ میں نے اس وسیع و عریض سلطنت پر تیری حکومت کو مضبوط کرنے کے تمام اسباب فراہم کر دیئے ہیں اور تمام رکاوٹوں کو دور کر دیا ہے تمام شہر اس وقت تیری حکومت کے لیے آمادہ ہیں۔ مگر میں تین اشخاص سے خوف زدہ ہوں کہ یہ تیری مخالفت کریں گے اور اُن میں ایک عبداللہ بن عمر بن خطاب دوسرے عبداللہ بن زبیر اور تیرے حسینؑ بن علیؑ ہیں۔

اے یزید بن اگر تو عبداللہ بن عمر سے اچھے طریقے سے پیش آیا اور اُس کی خاطر مدارت کرتا رہا تو اُسکا دل تیرے ساتھ رہے گا اِس لیے اُس کی خاطر مدارت سے ہاتھ مت اُٹھانا، عبداللہ بن زبیر اگر جنگ کے لیے آمادہ ہو تو اسکے ٹکڑے ٹکڑے کر دینا۔ کیونکہ وہ ہمیشہ تیری گھات میں رہے گا اور در پردہ کاروائیاں کرتا رہے گا۔ حسین بن علیؑ کو تم جانتے ہو کہ اُن کی رسولؐ کے ساتھ کیا نسبت ہے اُن کا اور رسول کا گوشت اور خون ایک ہے میں جانتا ہوں کہ عراق کے لوگ اُن کو شورش کے لیے بلائیں گے، خود کو قابو میں رکھنا اور کسی قسم کی غلط کاروائی مت کرنا اور اُن کی تواضع کرنا اگر تم اُن پر قابو پالو تو اُن کے حق کو پہچاننا اور رسولؐ خدا سے نسبت کی وجہ سے ان سے رعایت کرنا اور مواخذہ نہ کرنا، جو روابط میں نے اِس عرصے میں اُن سے استوار کرنے کی کوشش کی ہے انہیں منقطع نہ کر دینا کہیں یہ نہ ہو کہ تم اُن سے برائی کر بیٹھو۔

جب معاویہ مر گیا اور یزید لعین تختِ خلافت پر بیٹھا تو اپنے چچا عتبہ بن ابو سفیان اور دوسری روایت کے مطابق ولید بن عتبہ کو حاکم مدینہ مقرر کیا عتبہ نے مروان بن حکم جو کہ معاویہ کی

عبیداللہ ابن زیاد لعین نے عمر ابنِ سعد لعین کو چار ہزار سوار دے کر حسینؑ کے مقابلے کے لیے روانہ کیا اسکے علاوہ عبداللہ بن حصین لعین کو ایک ہزار سوار، شیث بن ربعی لعین کو ایک ہزار سوار اور محمد بن قیس کندی لعین کو بھی ایک ہزار سوار دے کر عمر سعد لعین کے پیچھے روانہ کیا اور انہیں ہدایت کی کہ وہ عمرِ سعد لعین کی سرکردگی میں جنگ لڑیں گے عبیداللہ ابن زیاد لعین کو جب یہ خبر دی گی کہ عمر سعد لعین نے حسینؑ کے ساتھ رات کی تاریکی میں گفتگو کی ہے تو اس نے شمر بن ذی الجوشن لعین کو چار ہزار کی فوج دے کر روانہ کیا اور عمر سعد لعین کو احکامات جاری کیئے کہ جب میرا یہ حکم نامہ تجھ تک پہنچے تو حسینؑ بن علیؑ کو مزید مہلت مت دے اور انہیں گردن سے دبوچ لے اور اُن پر اُس طرح پانی بند کر دے جس طرح یوم دار عثمان پر پانی بند کر دیا گیا تھا جب یہ خط عمر سعد کو پہنچا تو اس نے منادی کروادی کہ حسینؑ اور اُن کے اصحابؓ کے لیے ایک دن اور ایک رات کی مہلت ہے۔

جب یہ آواز امامؑ کے اعزاؤ و اصحابؓ کے کانوں میں پڑی تو انہیں نہایت ناگوار گزرا۔ امام عالی مقامؑ کھڑے ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ کسی کو میرے اصحاب سے زیادہ باوفا اور میرے اہلِ بیتؑ سے زیادہ فرمانبردار اور صلہ رحم کے زیادہ پابند اہل بیتؑ ملے ہوں میں جانتا ہوں کہ مجھ پر وہ وقت آ گیا ہے لہٰذا میں تمہیں اپنی بیعت سے آزاد کرتا ہوں۔ اور تمہیں اس ذمہ داری سے بری کرتا ہوں اس وقت رات کی تاریکی ہے تم اسکا فائدہ اٹھاؤ اور اطراف سے نکل جاؤ کیونکہ یہ قوم فقط میرے ہی خون کی پیاسی ہے یہ صرف میرا ہی تعاقب کریں گے اور اگر مجھے پالیں گے تو کسی اور کے پیچھے نہیں جائیں گے۔ عبداللہ بن مسلم بن عقیلؑ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے یا ابنِ رسول اللہ لوگ کیا کہیں گے کہ ہم نے اپنے بزرگ و آقا اور آقا زادے کو اور اپنے پیغمبرؐ کے فرزند کو دشمنوں کے نرغے میں چھوڑ دیا ہے اور دشمن پر اپنے نیزہ و شمشیر سے حملہ نہیں کیا۔ یا ابن رسول اللہ خدا کی قسم ہم ایسا نہیں کریں گے جب تک ہم آپؑ کے ساتھ ہیں ہم اپنا خون اور اپنی جان آپؑ پر فدا کر دیں گے یہاں تک کہ جو آپؑ کی طرف سے ہم پر واجب ہے وہ ادا نہ ہو جائے اور جو وعدہ کیا ہے وہ پورا نہ ہو جائے۔ پھر زھیر بن قین بجلی کھڑے ہوئے اور کہا یا ابنِ رسول اللہ میں اس چیز کو دوست رکھتا ہوں کہ آپؑ کی مدد کرتا ہوا سو دفعہ قتل ہو جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر

قتل ہو جاؤں میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ میرے وجود کی وجہ سے ان لعینوں کو آپؑ کے خاندان سے دور کر دے ہم تمام اصحاب کے لیے یہ جزائے خیر ہے۔ اسکے بعد امامِ عالی مقامؑ نے فرمایا کہ خیام کے چاروں طرف خندق کھود دیں اور لکڑیوں سے اسے پر کر دیں پھر امامؑ نے اپنے فرزند علی اکبرؑ کو بیس پیادے اور تیس سوار دے کر بھیجا کہ وہ جائیں اور پانی لے کر آئیں علی اکبرؑ گئے اور خفیہ طریقے سے پانی لے آئے اُن کی زبان پر اُس وقت یہ اشعار جاری تھے۔

"اے زمانے تف ہے تجھ پر تو کتنا برا دوست ہے کہ ہر صبح و شام کتنے ساتھی و طلب گار مقتول ہوتے ہیں جبکہ تو تبادلے پر قناعت نہیں کرتا اور حکم اور امر تو جلیل کے ہاتھ میں ہے اور ہر زندہ رہنے والا میرے راستے پر چلنے والا ہے" اسکے بعد امامؑ نے اپنے اصحاب سے فرمایا اٹھو اور پانی پیو کہ یہ تمہارا آخری توشہ ہے اور وضو و غسل کرو اور اپنے کپڑوں میں خوشبو لگا کر انہیں بطور کفن پہن لو۔ بالآخر نمازِ فجر ادا کی گئی اور اُس کے بعد اصحاب کو جنگ کے لیے صف آرا کیا گیا اور حکم دیا گیا کہ خندق کی لکڑیوں میں آگ لگا دی جائے۔ تاکہ دشمن کا لشکر صرف ایک ہی طرف سے حملہ آور ہو سکے۔

دشمن کے لشکر کی طرف سے ابن ابی جویریہ نامی ایک شخص نے جب خندق میں آگ روشن ہوتے دیکھی تو اس نے آگے بڑھ کر آگ لگانے والے کو مخاطب کیا اور کہا کہ وائے ہو تم پر تم دنیا میں ہی آگ کا مزہ چکھنا چاہتے ہو۔ امام عالی مقامؑ نے جب اُسکی یہ آواز سنی تو ارشاد فرمایا کہ یہ کون ہے۔ آپؑ کو مطلع کیا گیا کہ یہ ابن ابی جویریہ نامی شخص ہے امامؑ نے فرمایا خدایا اس کو دنیا میں ہی آگ کا مزہ چکھا دے امامؑ کی دعا کا ختم ہونا تھا کہ اُس لعین کا گھوڑا بدکا اور اُسے سیدھا خندق میں گرا دیا جس سے وہ (ابن ابی جویریہ) زندہ آگ میں جل کر مر گیا۔

اسکے بعد عمر سعد لعین کے لشکر سے تمیم بن حصین فراز نامی شخص نے پکار کر کہا اے حسینؑ اور اصحاب حسینؑ دریائے فرات کو دیکھو کہ اس میں مچھلیاں تیر رہی ہیں اور سیراب ہو رہی ہیں مگر خدا کی قسم تمہیں اس کے پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں دیا جائے گا یہاں تک کہ تم بیتابی کی حالت میں جان دیدو۔ امام عالی مقامؑ نے دریافت کیا کہ یہ کون ہے بتایا گیا یہ تمیم بن حصین فرازی ہے آپؑ نے